104054 - منگیتر پردہ نہیں کرنے دیتا

سوال

میں تونس سے تعلق رکھتی ہوں مجھے ایك یہ مشکل درپیش ہے کہ میرا منگیتر مجھے پردہ نہیں کرنے دیتا(چاہے وہ اس وقت رائج پردہ ہی ہو) میرا سوال یہ ہے کہ آیا میں اس سے تعلق رکھوں یا کہ اس رشتہ سے انکار کر دوں، یہ علم میں رہے کہ اکثر تونسی شہری ایسے ہی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہماری عزیز بہن: ہماری آپ کو وہی وصیت ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی نے اول اور آخر سب لوگوں کو فرمائی ہے، اسی میں دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی پائی جاتی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

یقینا ہم نے تم سے قبل اہل کتاب کو بھی اور تمہیں یہی وصیت کی ہے کہ اللہ کا تقوی اختیار کرو النساء (131).

اگر اللہ سبحانہ و تعالی کی ناراضگی ہو تو اس میں دنیا کی کونسی خیر و بھلائی ہے، اور اگر اللہ سبحانہ و تعالی کی خوشنودی و رضا کی راہ نہ اختیار کی جائے تو کونسی سعادت ہوگی، اور کیا کوئی مومن شخص اس پر راضی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی دنیا آباد کر کے آخرت کو تباہ کر لے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو اللہ تعالی کی تقوی اختیار کرتے ہوئے اللہ سے ڈر جاؤ، اور ہر کوئی نفس دیکھے کہ اس نے کل قیامت کے لیے آگے کیا بھیجا ہے، اور اللہ کا تقوی اختیار کرو، یقینا اللہ تعالی جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس کی خبر رکھنے والا ہے، اور تم ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ جنہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو اس نے انہیں ان کے نفسوں کو ہی بھلا دیا اور یہی لوگ فاسق ہیں، جہنم والے اور جنت والے دونوں برابر نہیں ہو سکتے، جنت والے ہی کامیاب ہیں الحشر (18 - 20).

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو حکم دیا کہ وہ اپنے لیے دین و اخلاق کی مالك عورت بطور بیوی اختیار کرے، اور اسی طرح عورت کے اولیاء کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی دین والا آدمی اختیار کریں.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو تم اس سے شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو پھر زمین میں وسیع و عریض فساد بپا کھڑا ہو جائیگا " سنن ترمذی حدیث نمبر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (1022) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور جو شخص عورت کو پردہ کرنے سے منع کرتا ہے نہ تو وہ صاحب اخلاق ہے اور نہ ہی صاحب دین جو اس کا مستحق ٹھرے کہ اس سے شادی کی جائے، بلکہ ظن غالب یہی ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو پردہ کرنے سے منع کرتا ہے تو وہ اس کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں میں بھی تساہل سے کام لیتا ہو گا، اور حرام خور ہوگا، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے احکام کی تعظیم نہیں کرتا.

اس طرح کا شخص اپنی بیوی اور اپنے گھر کی حفاظت کس طرح کر سکتا ہے، یا پھر وہ اپنی اولاد کی اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر کس طرح تربیت کر سکےگا حالانکہ وہ خود اللہ کی نافرمانی اور معصیت کر رہا ہے ؟

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" عورت کے ولی کے لیے اپنی ولایت میں عورت کا نکاح صرف متقی اور نیک و صالح شخص سے ہی کرنا چاہیے " انتہی

دیکھیں: الوسوعۃ الفقھیۃ (24 / 62).

شیخ صالح الفوزان کا کہنا ہے:

" شادی کے وقت ایسے نیک و صالح خاوند اختیار کیے جائیں جو اپنے دین کا تمسک کرنے والے ہوں،اور شادی کی حرمت کا خیال کرنے والے اور حسن معاشرت رکھتے ہوں، اس معاملہ میں سستی اور تساہل برتنا جائز نہیں.

ہمارے اس دور میں اس سلسلہ میں بہت زیادہ تساہل برتا جا رہا ہے جو کہ ایک خطرناک معاملہ ہے، اس طرح لوگ اب اپنی بیٹیوں کی شادی ایسے اشخاص کے ساتھ کرنے لگے ہیں جو نہ تو اللہ کا خوف رکھتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن سے ڈرتے ہیں.

اور عورتیں اس طرح کے خاوندوں کی شکایات کرنے لگی ہیں، اور وہ ان خاوندوں کے معاملہ میں پریشان ہیں، اگر ان کے اولیاء شادی سے قبل ان کے لیے نیک و صالح افراد اختیار کرتے تو اللہ سبحانہ و تعالی آسانی فرماتا، لیکن اکثر اور غالب طور پر ایسا سستی اور تساہل کی بنا پر ہوا ہے، اور وہ نیک و صالح خاوند تلاش کرنے کی پرواہ ہی نہیں کرتے.

اس کے لیے براء شخص کبھی بھی صحیح نہیں، اور نہ ہی اس سلسلہ میں سستی اور تساہل سے کام لینا جائز ہے کیونکہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ برا سلوك کریگا، اور ہو سکتا ہے وہ اسے اس کے دین سے ہی دور کر دے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کی اولاد پر بھی اثرانداز ہو " انتہی

دیکھیں: المنتقی (4 سوال نمبر 198).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کے ولی پر واجب اور ضروری ہے کہ جب اس کے پاس کسی شخص کا رشتہ آئے تو وہ اس شخص کے دین اور اخلاق کے بارہ میں باز پرس کرے، اور اگر اس کا دین اور اخلاق پسند ہو تو اس سے اپنی بیٹی کی شادی کر دے، لیکن اگر اس کا دین اور اخلاق پسند نہ ہو تو پھر اس سے شادی مت کرے.

کیونکہ اللہ تعالی عنقریب اس کی بیٹی کے لیے کوئی ایسا رشتہ لے آئےگا جس کا دین اور اخلاق بھی پسند ہوگا، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر ولی کی نیت ٹھیك ہو اور اس نے وہ رشتہ صرف اس لیے نہیں کیا کہ دین اور اخلاق کا مالك شخص آئے تو اس سے رشتہ کریگا، تو اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے ایسا شخص ضرور لائیگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب النکاح / اختیار الزوج سوال نمبر (16).

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اس رشتہ کو قبول مت کریں، اللہ سبحانہ و تعالی آپ کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیگا.

واللہ اعلم .